41053/279

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۶/۱۲۸۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم حضرت مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل مسائل میں شرعی رہنمائی درکار ہے:

موضوع: پیکنگ میٹیریل(packing material) پر زکوۃ کا حکم

ہمارا ایک مینوفیکچرنگ ادارہ ہے جس میں مختلف اجزائے ترکیبی (جڑی بوٹیاں) ملا کر پروڈکٹ تیار کی جاتی ہے اور پھر ان پروڈکٹس کو مارکیٹ میں عام گاہک تک پہنچا کر نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ تیار شدہ مال کو محفوظ اور مروج طریقے کے مطابق مارکیٹ تک لے جانے کیلئے ہمیں اپنی پروڈکٹ کو پیکنگ کے مرحلے سے گزارنا پڑتا ہے، اسکے لئے ہم ایک ساتھ بہت بڑے پیمانے پر پیکنگ کا سامان (packing material) تیار کروالیتے ہیں، اس پیکنگ کے سامان کی خریداری میں بھی تجارت کی نیت ملحوظ ہوتی ہے اور وہ بایں معنیٰ کہ جب ہماری پروڈکٹ تیار ہو جاتی ہے تو ہم اسکی لاگت (cost) میں دیگر اخراجات کے ساتھ ساتھ پیکنگ کا ہر قسم کا خرچہ بھی شامل کرتے ہیں اور اسکے بعد اسکی قیمت کا تعین کرتے ہیں۔ گویا یہ پیکنگ ہماری طرف سے مفت نہیں ہے بلکہ اس کا مکمل خرچہ پروڈکٹ کی لاگت میں لگالیا گیا ہوتا ہے۔ اس قسم کے سامان سے متعلق کچھ مزید تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:

عموماً یہ پیکنگ دو یا تین قسم کی ہوتی ہیں:

- پلاسٹک کی تھیلی یا شیشے کے جار جس میں یہ پروڈکٹ محفوظ کی جاتی ہے۔
- ڈبہ جس کے اندر یہ تھیلی یا جار ڈالے جاتے ہیں۔
- کارٹن جس میں تیار شدہ ڈبے رکھے جاتے ہیں۔

اب یہ پیکنگ والا مٹیریل دو نوعیت کا ہوتا ہے:

یا تو ایسا ہوتا ہے کہ ان تینوں قسم کے پیکنگ کے سامان پر ہمارے ادارے کی چھپائی ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔

ایسا (پیکنگ کا) مال جس پر ادارے کا لوگو یا تیار شدہ پروڈکٹ کی خصوصیات وغیرہ درج ہوتی ہیں اس کا اوسط 90 فیصد سے زائد تک ہے لہذا ایسا مال عام مارکیٹ میں اسی حالت میں فروخت نہیں کیا جاسکتا اور اگر اسے فروخت کیا جائے تو اسکی قیمتِ فروخت، قیمتِ خرید سے بھی بہت کم ہوگی اور چونکہ وہ اس حالت میں کسی کے کام کا نہیں ہوگا اسلئے ردی کے مول بکے گا جبکہ اس کے مقابلے میں ایسا مال جو مارکیٹ میں بیچا جاسکتا ہے جیسے شیشے کے جار وغیرہ ان کی اوسط مقدار 10 فیصد سے بھی کم ہے۔ اگر ان پر چھپائی نہ بھی ہوئی ہو تب بھی ہماری ضرورت کے لحاظ سے مخصوص ہیئت پر تیار شدہ پیکنگ کا یہ اکثر سامان عام مارکیٹ میں بکنے کا نہیں اسلئے اس کی موجودہ قیمت کا صحیح اندازہ اس صورت میں بھی ممکن نہیں۔

اب اس اس پیکنگ کے سامان کی زکوۃ کا مسئلہ درپیش ہے کہ جو سامان ہمارے پاس زکوۃ کی ادائیگی والے دن موجود ہے جو کہ لاکھوں کی مالیت کا ہوتا ہے، اسکے حوالے سے درج ذیل سوالات ہمیں درپیش ہیں:

سوال نمبر 1:.... پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قسم کے سامان پر زکوۃ ہوگی یا نہیں؟ (جبکہ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس پر زکوۃ نہیں ہونی چاہئے، کیونکہ پیکنگ کے سامان کے اخراجات تیار شدہ مال (finish goods) کی لاگت میں شامل کئے جا رہے ہیں تو جب یہ مال بکنے کے بعد اس سے حاصل شدہ رقم پر زکوۃ ادا کی جائیگی تو اس میں اس میٹیریل کی زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی)

سوال نمبر 2:.... اگر زکوۃ ادا کرنی ہوگی تو کونسی قیمت کا اعتبار کیا جائے گا؟

الف: قیمتِ فروخت کا؟ (اگر قیمتِ فروخت کا اعتبار کیا جائے تو یہ عین ممکن بلکہ یقینی بات ہے کہ اسکی قیمتِ فروخت، قیمتِ خرید سے بھی کم ہوگی، اور ویسے بھی اس سامان کی قیمتِ فروخت معلوم کرنا ممکن نہیں ہوگا کیونکہ وہ ہمارے علاوہ کسی کے استعمال کا نہیں ہو سکتا اسلیئے لازماً ردّی کا ریٹ لگانا ہوگا جو اصل ریٹ کے مقابلے میں بہت ہی کم ہوگا اور پھر پیکنگ کے اتنے زیادہ اور مختلف النوع سامان کی موجودہ قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن سا بھی ہے)

ب: یا قیمتِ خرید کا؟ اس میں آسانی بھی ہے نیز دیکھا جائے تو ہمارا اصل خریدار جو کہ عام گاہک ہوتا ہے کو پیکنگ مٹیریل کی یہی قیمتِ خرید مع اخراجات، لاگت میں لگائی جاتی ہے جیسا کہ اس سوال کے شروع میں گزرا۔

سوال نمبر 3:.... اسی نوعیت کا ایک اور مسئلہ بھی آجکل بہت پیش آرہا ہے کہ بڑے بڑے اسٹوروں میں یا مختلف قسم کی برانڈڈ اشیاء والی دکانوں میں سامان بہت مہنگے اور خاص قسم کے شاپنگ بیگوں میں ڈال کر دیا جاتا ہے اسکی بھی کئی صورتیں ہوتی ہیں:

- یا تو اس شاپر کے الگ سے پیسے لئے جاتے ہیں جو باقاعدہ پرائز لسٹ میں درج ہوتے ہیں۔
- یا ان شاپرز کی قیمت کو ان اشیاء کی لاگت میں باقاعدہ طور پر پہلے سے شامل کر لیا جاتا ہے۔
- یا پھر وہ شاپر مفت دئے جاتے ہیں اور انکی وجہ سے چیز کی قیمت پر کسی قسم کا اثر نہیں پڑتا بلکہ اسکی قیمت اتنی ہی رہتی ہے جتنی اس شاپر کے بغیر ہوتی۔ جیسا عام پرچون اور گلی محلے کی دکانوں میں یہی طریقہ رائج ہوتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس بارے میں شرعی قاعدہ کیا ہوگا؟

اگر کسی کے پاس زکوۃ کے حساب کے دن بڑی مقدار میں ایسے شاپر موجود ہوں تو کس قسم کے شاپنگ بیگ قابلِ زکوٰۃ اموال میں شامل ہونگے اور کس قسم کے نہیں؟

شرعی حوالے سے رہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں۔

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء

جزاکم اللہ خیرا ——— والسلام

سائل

عبدالنافع

مینوفیکچرنگ انڈسٹریز

12 اگست 2014ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

﴿۱﴾۔۔۔ زکوٰۃ نکالتے وقت ادارے میں دو قسم کا پیکنگ مٹیریل ہوتا ہے:

(الف) جس میں سامان پیک ہوچکا ہوتا ہے۔(ب) خالی، جس میں اب تک سامان پیک نہیں ہوا ہوتا۔

وہ پیکنگ مٹیریل جس میں سامان پیک ہوچکا ہو، اسکا حکم تو یہ ہے کہ اسکی علیٰحدہ سے زکوٰۃ نکالنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ جب ادارہ اس پیک شدہ مال (اصل سامان + پیکنگ مٹیریل) کی زکوٰۃ اسکی مجموعی قیمت (جس پر آپ وہ پیکٹ ڈسٹری بیوٹر کو فروخت کرتے ہیں، مثلاً: ۴۰ روپے) کے حساب سے نکالتا ہے تو اس سے اس پیکٹ میں موجود تمام اشیاء کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

البتہ جو پیکنگ مٹیریل اختتام سال پر خالی رکھا ہو، اس میں سامان پیک نہیں ہوا ہو اور بظاہر آپ کا مقصد بھی اسی خالی پیکنگ مٹیریل کی زکوٰۃ کا حکم دریافت کرنا ہے تو اسکا حکم یہ ہے کہ اس پیکنگ مٹیریل کی علیٰحدہ سے زکوٰۃ نکالنا لازم ہے، کیونکہ جب ادارہ اصل سامان کو بیچتے وقت پیکنگ مٹیریل کی قیمت کو بھی ملحوظ رکھتا ہے، تو یہ پیکنگ مٹیریل بھی مالِ تجارت ہے، لہٰذا اس پر بھی زکوٰۃ لازم ہوگی۔ اسکی قیمت کے تعیّن کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس پیکنگ مٹیریل کی وجہ سے آپ اپنی مصنوعات (پروڈکٹس) کی قیمت میں جس تناسب سے اضافہ کرتے ہیں، اس تناسب کو پیکنگ مٹیریل کی قیمت سمجھ کر اس پر زکوٰۃ ادا کردی جائے۔

الفتاوى الهندية ، رشيدية – (١ / ١٨٠)

ولو أن نخاسا يشتري دواب أو يبيعها فاشترى جلاجل أو مقاود أو براقع فإن كان بيع هذه الأشياء مع الدواب ففيها الزكاة، وإن كانت هذه لحفظ الدواب بها فلا زكاة فيها كذا في الذخيرة. وكذلك العطار لو اشترى القوارير، ولو اشترى جوالق ليؤاجرها من الناس فلا زكاة فيها؛ لأنه اشتراها للغلة لا للمبايعة كذا في محيط السرخسي. والخباز إذا اشترى حطبا أو ملحا لأجل الخبز فلا زكاة فيه، وإذا اشترى سمسما يجعل على وجه الخبز ففيه الزكاة

دار الافتاء

المعايير الشرعية ، المعيار الخامس والثلاثون ، معيار الزكاة (٤٧٨)

١٠/٢/٥ : لا تقوم المواد المعدة للتغليف و التعبئة إذا لم يقصد بها المتاجرة مفردة ، لكن إن كانت تزيد في قيمة السلع فإنها تدخل في التقويم .

﴿۲﴾۔۔۔ آپ کے پیکنگ مٹیریل کی قیمت طے کرنا تو آسان ہے، جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا۔ البتہ اگر کوئی سامانِ تجارت ایسا ہو کہ اسکی قیمتِ فروخت کا اندازہ لگانا انتہائی مشکل ہو تو موجودہ دور کے بعض علماء نے اصل لاگت (قیمتِ خرید مع دیگر اخراجات) کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت دی ہے۔ خصوصاً جب کسی سامانِ تجارت کی قیمتِ فروخت اسکی اصل لاگت سے یقینی طور پر کم ہو تو ایسی صورت میں اصل لاگت کے حساب سے زکوٰۃ نکالنے پر بلاشبہ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

المعايير الشرعية ، المعيار الخامس والثلاثون ، معيار الزكاة (٤٧٧)

٢/٢/٥ يتم تقويم عروض التجارة بالقيمة السوقية للبيع في مكان وجودها حسب طريقة بيعها بالجملة أو التجزئة ، فإن كان البيع بهما فالعبرة بالأغلب . ولا تقوم بالتكلفة أو السوق أيهما أقل ،لكن إن تعسر تقويمها تزكى بالتكلفة .

٢/٦/٢/٥ البضاعة قيد التصنيع : تزكى بقيمتها السوقية بحالتها يوم الوجوب ، فإن لم تعرف لها قيمة سوقية تزكى تكلفتها ...

﴿۳﴾---پرچون کی دکان پر جو شاپر سامان کے ساتھ دیئے جاتے ہیں، عموماً وہ انتہائی کم قیمت ہوتے ہیں اور عرفاً سامان کی قیمت میں انکی قیمت کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا، نہ ہی انکی وجہ سے سامان کی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے، لہٰذا یہ شاپر پرچون والے کیلئے مالِ تجارت نہیں، اور اس پر ان کی زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔البتہ جن اسٹوروں پر قیمتی شاپر ہوتے ہیں اور انکے الگ سے پیسے لیے جاتے ہیں یا ان کی قیمت کو اصل اشیاء کی لاگت میں شمار کرکے انکی وجہ سے اصل سامان کی قیمت میں باقاعدہ اضافہ کیا جاتا ہے تو پھر یہ شاپر سامانِ تجارت ہیں اور ان دوکانداروں پر ان کی قیمتِ فروخت کے حساب سے زکوٰۃ لازم ہوگی۔

المحيط البرهاني ، دار الكتب العلمية - (٢ / ٢٤٩)

قال «القدوري» : وآلات الصُّناع الذين يعملون بها وظروف الأمتعة، لا تجب فيها الزكاة؛ لأنها غير معدة للتجارة. ولو أن نخاساً يشترى دواب ويبيعها، فاشترى جلاجل ومقاود وبراقع فإن كان يبيع هذه الأشياء مع الدواب ففيها الزكاة، وإن كانت لحفظ الدواب فلا تجب الزكاة بمنزلة له آلات الصناع، وكذلك إذا كان من يبيعه إنما يسلم هذه الأشياء لمن يشترى، لا على وجه البيع فلا زكاة فيها، وهي بمنزلة ثياب الخدم التي يسلم البائع مع الخدم في البيع.

الفتاوى الهندية ، رشيدية - (١ / ١٨٠)

ولو أن نخاسا يشتري دواب أو يبيعها فاشترى جلاجل أو مقاود أو براقع فإن كان يبيع هذه الأشياء مع الدواب ففيها الزكاة، وإن كانت هذه لحفظ الدواب بها فلا زكاة فيها كذا في الذخيرة. ...والخباز إذا اشترى حطبا أو ملحا لأجل الخبز فلا زكاة فيه، وإذا اشترى سمسما يجعل على وجه الخبز ففيه الزكاة كذا في الذخيرة.

درر الحكام شرح غرر الأحكام - (١ / ١٧٣)

وقوارير العطارين ولجم الخيل والحمير المشتراة للتجارة ومقاودها وجلالها إن كان من غرض المشتري بيعها بها ففيها الزكاة، وإن كانت لحفظ الدواب فلا زكاة فيها كالقدور وغيرها من آلة الصباغين كما في الفتح والمعراج والجوالق المشتراة للإجارة لا زكاة فيها كما في غاية البيان

وكذا في رد المحتار - (٢ / ٢٦٥)

المعايير الشرعية ، المعيار الخامس والثلاثون ، معيار الزكاة (٤٧٨)

١٠/٢/٥ : لا تقوم المواد المعدة للتغليف و التعبئة إذا لم يقصد بها المتاجرة مفردة ، لكن إن كانت تزيد في قيمة السلع فإنها تدخل في التقويم .... والله تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
١٦/ربیع الاول/١٤٣٦ھ
٨/جنوری/٢٠١٥ء

الجواب صحیح
(محمد عبد المنان عفی عنہ)
نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
١٩/ربیع الاول/١٤٣٦ھ

الجواب صحیح
(بندہ محمود اشرف عثمانی)
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
٢٥/ربیع الاول/١٤٣٦ھ

الجواب صحیح
(شاہ محمد تفضّل علی عفی عنہ)
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
٢٥/ربیع الاول/١٤٣٦ھ

الجواب صحیح
(عصمت اللہ عصمہ اللہ)
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
٢٠/ربیع الاول/١٤٣٦ھ

الجواب صحیح
(سید حسین احمد عفی عنہ)
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
٢٦/ربیع الاول/١٤٣٦ھ

الجواب صحیح
(محمود الحسن عفی عنہ)
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
١٩/ربیع الاول/١٤٣٦ھ

الجواب صحیح
(عبد الحفیظ حفظہ اللہ)
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
١٩/ربیع الاول/١٤٣٦ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ١٦/١٦٨٣
٣٦/٣/٢٥
١٥/١/١٧